قادیانی مذہب والوں سے تعلقات کیسے ہونے چاہئیں؟

مفتی محمد عبدالقیوم خان ہزاروی

سوال : میرے ہمسائے قادیانی ہیں۔ وہ ہم سے دودھ خریدتے ہیں۔ میں پڑھی لکھی ہوں اور جانتی ہوں کہ شرعاً کسی طرح ان سے تعلق جائز نہیں لیکن میری والدہ صاحبہ ان پڑھ ہیں۔ وہ میرے منع کرنے پر بھی نہیں رکتیں اور ان کو بدستور دودھ دیتی رہتی ہیں۔ آیا میں اپنی والدہ سے خدمت گزاری والا طریقہ بھی رکھوں اور ان مرزائیوں سے بھی مکمل قطع تعلق رکھوں۔ میری والدہ کہتی ہے وہ مرزائی لوگ قرآن بھی پڑھتے ہیں نماز روزہ سب عبادتیں کرتے ہیں وغیرہ۔

میں نوکری کرتی ہوں۔ میں نے امی کو کہا کہ آپ بھی ان بدبختوں سے تعلق چھوڑ دیں ورنہ میں نوکری چھوڑ دوں گی۔ کیا میں نوکری چھوڑ دوں جبکہ میری والدہ نے میری بات نہیں مانی۔

تمام گوشوں پر تفصیلی راہنمائی فرمادیں۔

رفعت نذیر

نارووال

جواب: محترمہ رفعت نذیر صاحبہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ نے جو حالات لکھے ان سے کئی لوگوں کو سابقہ ہے۔ آپ مبارکباد کی مستحق ہیں کہ آپ نے پوری تفصیل سے وضاحت کی اور ایک عظیم ذہنی خلش کا اظہار اور اس کا حل دریافت کیا۔ امید ہے کہ دیگر حضرات مرد وخواتین بھی اس وضاحت سے مستفید ہوں گے۔

آپ نے دونوں باتوں کا احتیاط سے خیال رکھنا ہے۔ ایمان کی حفاظت اور ماں کی خدمت۔ عقیدہ اپنا رکھیں اور اس سلسلہ میں کسی سے کبھی نرمی نہ کریں۔ مضبوطی سے اس پر قائم رہیں۔

ماں کا ادب اور خدمت کریں اور نرمی سے اسے حق کی دعوت دیں۔ نہ مانے تو بھی اس کی خدمت کرتی رہیں اور عقیدہ و ایمان اپنا رکھیں۔ اس سے وہ ناراض ہوں تو سو بار ہوں اس کی فکر نہ کریں۔ حضرت اویس قرنیؓ نے ماں کی خدمت کی ہے۔ اس پر ایمان قربان نہیں کیا۔ آپ بھی یہی کچھ کریں۔ اپنی ملازمت جاری رکھیں اور ترقی کے لیے مزید محنت کریں۔

مرزائی قرآن' صاحب قرآن اور اسلام کے باغی' دشمن اور بدخواہ ہیں۔ ان کا قرآن پڑھنا نرا دھوکہ اور فریب ہے۔ وہ تو اس کتاب مقدس کو ہاتھ تک نہیں لگا سکتے۔

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ   اس کو صرف پاک لوگ ہاتھ لگائیں

(الواقعہ ۵۶:۷۹)

نماز تراویح' روزہ وغیرہ اس کا قبول ہے جو ایمان والا ہو۔ مرتدین اور کفار کی تو کوئی عبادت قبول ہی نہیں جیسے ہندو' عیسائی' یہودی کی نماز' روزہ ناقابل قبول ایسے ہی مرزائی مرتدوں کا۔ آپ چاہیں تو اس تمام کاروائی کو اسلام اور قرآن کی توہین قرار دے کہ ان لوگوں پر کیس کر سکتے ہیں۔ وہ قانونی طور پر مسلمان کہلوا سکتے ہیں نہ اسلامی عبادات ادا سکتے ہیں۔ نہ اسلامی اصطلاحات استعمال کر سکتے ہیں۔ صحابہ کرام اور دیگر مسلمانوں نے ایمان کی خاطر تمام رشتے ناطے قربان کر کے اور غلامی رسول ﷺ کا رشتہ اختیار کر کے ہمارے لئے بہترین نمونہ چھوڑا ہے۔ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔ باقی سب رشتے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا رشتہ سب سے پہلے۔

واللہ اعلم و رسولہ

عبدالقیوم خان

قادیانی اہل کتاب نہیں ہیں

سوال: عیسائی اپنی نسبت انبیاء کی طرف کیوں کرتے ہیں اور کیا عیسائیت کا نام قرآن نے ان کے لیے وضع کیا ہے؟

کافر لوگ اپنی کتاب میں تحریف کرتے تھے۔ پھر ان کو اہل کتاب کیوں کہا جاتا ہے جبکہ مرزائی قادیانی بھی قرآن کو مانتے ہیں۔ ان کو اہل کتاب کیوں نہیں کہا جاتا؟

محمد سلیم

ملتان

جواب: محترم محمد سلیم صاحب! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

"عیسائی" عرف عام میں ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کریں۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ نسبت فی الواقع درست ہے یا نہیں جیسے رسول اللہ ﷺ کے دور میں صحابہ کرامؓ بھی اپنی نسبت اسلام کی طرف کرتے تھے اور منافقین

بھی۔ عام اس سے کہ کس کی نسبت صحیح ہے کس کی غلط۔

دراصل بلند مرتبت ہستیوں کی طرف قدیم زمانہ سے لوگ اپنے آپ کو منسوب کرتے آئے ہیں۔ اس کی ایک مثال سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ان کی مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ عرب کے مشرک بھی اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرتے تھے۔ یہودی بھی' عیسائی بھی اور مسلمان بھی حالانکہ سب کے عقائد و نظریات باہم مختلف و متضاد ہیں۔ جس سے واضح ہوا کہ فی الواقع یہ تمام لوگ آپؑ کے پیروکار تھے نہ ہیں لیکن عقیدت و اتباع کا دعویٰ جیسے صدیوں پہلے تھا' آج بھی ہے۔ اس کی حقیقت کو قرآن عزیز نے یوں بیان فرمایا:

مَاكَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (آل عمران' ۳: ۶۷)	(حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) نہ یہودی تھے' نہ عیسائی بلکہ ہر باطل سے الگ تھلگ مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔
اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ o (۶۸) (آل عمران' ۳: ۶۷' ۶۸)	بے شک تمام لوگوں میں ابراہیم سے قریب تر وہ ہیں جو ان کے پیروکار ہوئے اور یہ نبیؐ اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔

تو ''عیسائی'' نہ قرآن کی اصطلاح ہے نہ بائبل کی بلکہ عرف عام ہے۔ قرآن نے ان کو نصاریٰ کہا ہے۔ بہر حال عیسائی کہلائیں یا نصاریٰ یا کچھ اور' یہ ان کی اپنی اصطلاحیں ہیں جیسے ''شیر عالم'' خواہ بزدل ترین ہی کیوں نہ ہو۔ ''محمد فاضل'' خواہ ان پڑھ ہی کیوں نہ ہو' ''محمد مسلم خواہ اللہ کے آگے کبھی سر جھکایا ہی نہ ہو'' آپ خواہ کہیں یا نہ کہیں ''مرزائی' قادیانی یا احمدی'' مرزا قادیانی کو نبی ماننے والے مرتدین ہیں۔ نہ ہم مسلمان کہیں' نہ قرآن و سنت' مگر جس طرح منافقین اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ کہہ کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے اور قرآن نے وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ کہہ کر ان کے ایمان کی نفی کی۔ اسی طرح باقی جھوٹے مدعیان اسلام کو سمجھ لیں۔

ہم اس لئے ان کو اہل کتاب کہتے ہیں کہ قرآن نے انہیں اہل کتاب کہا ہے (يَا اَهْلَ الْكِتَابِ) ان کے علماء و مشائخ نے بادشاہوں اور سرمایہ داروں' جاگیرداروں کے ایماء پر روپیہ بٹورنے کے لئے بیشک اللہ کے کلام میں لفظی و معنوی تحریفات کیں مگر وہ اپنے اس جرم پر ہمیشہ

پردے ڈالتے تھے اور کبھی کھل کر اپنے انبیاء علیہم السلام اور آسمانی کتابوں کا انکار نہیں کرتے تھے۔ آخر انہوں نے اپنے جاہل عوام پر حکومت تو کرنی تھی۔ جو انبیائے کرام اور بزرگان دین سے عقیدت رکھتے تھے البتہ عوام کی جہالت و سادہ لوحی سے۔ اللہ کے کلام و نظام میں من مانی تاویلات وتحریفات میں مصروف رہتے تا کہ حق بات عوام تک پہنچنے نہ پائے اور ان کا طلسم ٹوٹ نہ جائے۔ شریعت کے جس حکم میں فائدہ نظر آتا بیان کر دیتے۔ جہاں ان کی بدعقیدگی و بدعملی کا ذکر آتا یا وہ احکام شرع جو ان کی خواہشات و مفادات سے متعارض ہوتے ان میں ''بقدر ضرورت'' تبدیلی کر دیتے۔

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ (المائدہ ۵:۱۳)	اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں۔

ان کو اہل کتاب اس لئے نہیں کہا جاتا کہ وہ اسے سر بسر مانتے ہیں بلکہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو سچے نبی اور کتاب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ گو حقیقت میں یہ نسبت غلط اور ناقابل اعتبار ہے۔ دیکھتے نہیں کہ مسلمان بھی ان تمام لوگوں کو کہا جاتا ہے جو اسلام و ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔ عملاً ہم کتنے سچے مسلمان ہیں؟ اسے ہم خود سمجھتے ہیں اور خدا اور رسول بھی اس پر گواہ ہیں۔ ذرا اپنے عوام' نامنہاد مشائخ و علماء (الا ماشاء اللہ) سیاستدان اور اہل دانش کو دیکھ لیں۔

چو می گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلات لَآ اِلٰہَ را

ہم قادیانیوں کو مسلمان اس لئے نہیں مانتے کہ ان کے پیشوا نے قرآن' انبیائے کرام اور دین اسلام کی توہین کی۔

عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا' چونکہ پہلے مسلمان تھے' ارتداد پر مرتد ہو گئے لہٰذا وہ مرتد ہیں' اہل کتاب نہیں وہ خود بھی اہل کتاب نہیں کہلاتے۔ مسلمان کہلاتے ہیں۔ جو ارتداد کی وجہ سے ختم ہو گیا۔ اسلام سے نکلے مرتد ہونے کی وجہ سے' اہل کتاب اس لئے نہیں کہ وہ اہل کتاب نہیں ہیں' نہ کہلاتے ہیں۔

واللہ اعلم ورسولہ
عبدالقیوم خان

قادیانیوں سے خاندانی و اخلاقی روابط حرام ہیں

سوال : میرے خالو کراچی میں طویل عرصہ سے ایک اعلیٰ رہائشی علاقے میں مقیم ہیں۔ چند سالوں سے وہ مرزائی (احمدی) ہو گئے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی اسی راہ پر ڈال دیا ہے وہ لوگ ہمارے گھر آتے جاتے ہیں۔ آیا ہم ان سے تعلقات منقطع کریں یا نہ کریں اور شادی بیاہ' اکٹھے کھانا وغیرہ کیسا ہے؟ وضاحت فرمادیں۔

عامر اقبال

واہ کینٹ

جواب : محترم عامر اقبال صاحب ! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ !

آپ کے خالو نعوذ باللہ اگر قادیانی ہو گئے ہیں تو یقیناً وہ اسلام سے خارج' مرتد اور کافر ہو گئے۔ آپ کا اور ہر مسلمان کا ان سے ملنا جلنا' کھانا پینا اور کسی قسم کا تعلق رکھنا حرام ہے۔ صحابہ کرامؓ کو دیکھیں انہوں نے اپنے حقیقی رشتہ داروں اور عزیزوں کو کس طرح عقیدے کی بناء پر ترک کر دیا تھا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

لَاتَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّاللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَ هُمْ اَوْ اَبْنَآءَ هُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط

(مجادلہ' ۵۸ : ۲۲)

تم ایسی قوم نہ پاؤ گے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں سے محبت رکھے۔ خواہ ان کے باپ ہوں' بیٹے ہوں یا بھائی اور قبیلہ والے ہوں۔

بدر اور احد کی لڑائیوں میں آمنے سامنے کون تھے؟ اپنے ہی نسبی' حسبی بھائی' باپ' بیٹے' ماموں' چچے' خالہ زاد' عم زاد' دوست' عزیز اور رشتے دار وغیرہ۔ پس آپ اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور رشتہ ایمان پر تمام رشتے قربان کر دیں۔ مرتدوں کا آپ سے ہنس کر بولنا اخلاق نہیں' طنز ہے جو آپ کے خدا اور رسول کا لحاظ' پاس نہ کریں ان سے نہ شرمائیں۔ وہ آپ کے خیر خواہ کیسے ہو سکتے ہیں؟ آپ اپنے ایمان کا ثبوت دیں اور ان تمام لوگوں سے' اللہ و رسول ﷺ کی رضا کے لئے تعلقات ختم کر دیں۔ دنیاوی معاملات میں بھی دینی معاملات میں بھی۔ ان سے بیاہ شادی حرام' قطعی حرام ہے۔ ان کے ساتھ اٹھنا' بیٹھنا' کھانا' پینا' رشتہ ناطہ رکھنا

'تعلقات رکھنا' سب حرام اور کفر ہے۔ ان مرتدین کی سزا شرعاً قتل کرنا ہے مگر یہ سزا صرف حکومت دے سکتی ہے' عام آدمی نہیں۔

واللّٰہ اعلم ورسولہ

عبدالقیوم

قادیانی کے گھر مسلمان کے لئے فاتحہ خوانی کا شرعی حکم

سوال : عرض ہے کہ ایک قادیانی آدمی کی مسلمان بہن فوت ہوگئی۔ ہمارے محلہ کے امام صاحب اور کئی لوگوں نے ان کے گھر جا کر فاتحہ خوانی کی۔ آیا قادیانی کے گھر فاتحہ خوانی کے لئے جانا درست ہے۔ لوگ امام صاحب کو اس وجہ سے کافر کہہ رہے ہیں۔ شرعی مسئلہ واضح فرما دیں۔

محمد ذیشان

ملتان

جواب : محترم ذیشان صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

قادیانی کی بہن مسلمان تھی اس کے لئے فاتحہ خوانی بالکل صحیح ہے البتہ اس مرزائی کے گھر نہ جانا چاہئے تھا کیونکہ مرزائی سے سلام' کلام' کھانا پینا' میل ملاپ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ پس مسلمان مرحومہ کی فاتحہ خوانی کسی مسلمان عزیز کے گھر بھی ہوسکتی تھی۔ نیز کسی کے گھر جانا ممکن نہ تھا تو اپنی جگہ یا اپنے گھر بیٹھ کر دعائے مغفرت کی جاسکتی تھی۔ مرزائی سے ہر قسم کا تعلق ختم کرنا ضروری ہے۔ بہر حال امام مسجد اور جن دوسرے مسلمانوں نے مرحومہ کی فاتحہ خوانی کی جائز ہے۔ اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ اس امام کو معاذ اللہ کافر کہنا یا اس قسم کی گفتگو کرنا بیہودہ و حرام ہے۔ مسلمان عام طور پر اور علمائے کرام خاص طور پر ایسے مواقع پر سخت احتیاط کریں کہ کسی قسم کا شک و شبہ پیدا نہ ہو اور لوگ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔

واللّٰہ اعلم ورسولہ

عبدالقیوم خان

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ مہدیت و نبوت جھوٹا ہے

سوال : قادیانیوں کے بارے میں ذہنی پریشانی ہے کہ ان سے کیسے تعلقات رکھنے چاہئیں۔

ایک طرف پمفلٹ چھاپے جاتے ہیں کہ شیزان قادیانیوں کی ملکیت ہے لہٰذا اس کا بائیکاٹ ضروری ہے۔ دوسری طرف ایک اخبار میں خبر چھپی کہ غیر مسلم سے اچھا برتاؤ کرنا چاہئے جیسے حضور ﷺ کی سیرت سے ثابت ہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنے دشمنوں اور گستاخوں کو بھی معاف کر دیا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہماری کچھ سہیلیاں قادیانی ہیں۔ ہم ان سے کیسے تعلقات رکھیں۔ وہ کہتی ہیں ہم آخری نبی محمد ﷺ کو مانتی ہیں۔ مرزا غلام احمد کو صرف امام مہدی تسلیم کرتی ہیں۔ ہمیں ان کے عقائد کی تفصیل بیان فرمائیں تاکہ ہمیں رہنمائی مل سکے۔

فاطمہ عنبرین نسرین

کلاسوالہ

جواب: محترمہ فاطمہ عنبرین صاحبہ و محترمہ نسرین صاحبہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

قادیانی یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار' خواہ اس کو مہدی مانیں' خواہ نبی' خواہ مصلح و مجدد' سب کفار و مرتدین ہیں۔ اس لئے کہ اس شخص نے اپنے نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے اور قرآن و سنت اور تمام امت کا اس پر قطعی فیصلہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کا قائل ہو قطعاً کافر و مرتد اور واجب القتل ہے۔ اسے مسلمان ماننا بھی کفر ہے چہ جائیکہ مجدد یا امام مہدی ماننا' لہٰذا مرزائیوں سے کسی قسم کے تعلقات رکھنا حرام' قطعی حرام ہیں۔ اخبار میں جو کچھ لکھا ہے' غلط لکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ظاہری زندگی و موجودگی میں' جو شخص آپ ﷺ کی گستاخی کرے آپ ﷺ اسے معاف کر سکتے تھے لیکن آپ ﷺ کی وفات کے بعد کسی گستاخ رسول کو معاف کرنا' امت کے لئے جائز نہیں بلکہ امت پر واجب ہے کہ اسے قتل کر دے۔ اپنا حق حضور ﷺ خود معاف کر سکتے تھے۔ کسی اور کی یہ حیثیت ہی نہیں کہ گستاخ و مرتد کو معاف کرتا پھرے۔ کفار جو اسلامی حکومت میں ذمی بن کر رہیں' ہم ان کی جان و مال' عزت و معابد کی حفاظت کریں گے مگر وہ بھی اگر گستاخی رسول کا ارتکاب کریں تو واجب القتل ہیں لہٰذا آپ قادیانیوں سے میل ملاپ کرنا چھوڑ دیں' یہ حرام ہے۔

ہاں مرزائیوں کا یہ کہنا ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں' جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ حضور ﷺ کو آخری رسول مانتے تو مسلمانوں سے الگ تھلگ کیوں ہوتے؟ مرزے کو بھی نبی ماننا اور حضور ﷺ کو بھی آخری رسول ماننا دین سے مذاق ہے۔ ایسے ہی جیسے کوئی کہے کہ ہم

اللہ کی توحید بھی مانتے ہیں اور بت پرستی بھی کرتے ہیں۔ ان سہیلیوں سے قطع تعلق کرنا فرض ہے۔

واللہ اعلم ورسولہ

عبدالقیوم خان

خوش اخلاقی قادیانیوں کا دام فریب ہے

سوال : قادیانیوں سے میل جول اور عام زندگی میں تعلقات کی نوعیت کیا ہونی چاہئے۔ خاص طور پر جب وہ خوش اخلاق اور خدمت گار ہوں؟ جبکہ خوش اخلاقی اچھی عادت ہے۔

محمد رشید

چنیوٹ

جواب : محترم محمد رشید صاحب ! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ !

قادیانی علی العموم کفار و مرتدین ہیں۔ ان سے سلام' کلام' کھانا' پینا' بیاہ شادی' لین دین کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں' حرام ہے قطعی حرام ہے۔ کوئی شخص کسی لحاظ سے بہترین صفات کا حامل ہو' اس کا اللہ' رسول' قرآن' اسلام اور اہل اسلام کا دشمن ہونا اور ان سے بغاوت کرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ کوئی ذاتی خوبی' اس کا مداوا نہیں کرسکتی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَ هُمْ اَوْ اَبْنَآ ءَ هُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(المجادلہ ۵۸ : ۲۲)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔ اگر چہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جایا جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی' یہ اللہ کی جماعت ہے۔ سن لو کہ اللہ کی جماعت ہی کامیاب رہے گی۔

یہ ہے اہل ایمان کا عمل' کہ وہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں سے محبت نہیں کرتے۔ خواہ باپ ہو' بیٹا ہو' بھائی ہو' دوست ہو' لہٰذا آپ قادیانی سے ہر قسم کی قطع تعلقی کریں۔ وہ اتنا ہی خوش اخلاق ہے تو کفر و ارتداد کو چھوڑے' قادیانی مرتد پر لعنت بھیجے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لائے' مرتد ہونا اخلاق نہیں بد اخلاقی ہے۔ جو شخص خود جہنم کا ایندھن بن جائے اور دوسروں کو بھی اپنی طرف کھینچے۔ اس کی بہترین خدمات نہیں' بد ترین مہلکات ہیں۔

واللّٰہ الھادی وصلی اللّٰہ علی خیر خلقه
ونور عرشه محمد واله وصحبه وسلم

عبدالقیوم خان

غلام احمد قادیانی کے وسوسوں کا جواب

سوال : مرزا قادیانی کے بارے میں شرعی حکم اور اس کے بیان کئے گئے وسوسوں کا جواب نیز یہ کہ اس کے عقائد فاسدہ کیا تھے اور اس بدبخت شخص کا پس منظر کیا ہے اور اصولاً مسلمانوں کا ان سے کیا اختلاف ہے۔ تفصیل سے تحریر فرمائیں۔

ساجد گیلانی

لاہور

جواب : محترم ساجد گیلانی صاحب ! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

قادیانی کافر و مرتد ہیں۔ مرزا قادیانی ذہناً نیم پاگل اور انگریزوں کا ایجنٹ تھا۔ قادیانی وسوسوں کا مختصر جواب حاضر ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو قرآن کریم میں آخری نبی بتایا گیا ہے۔ نبی شریعت والا اور بلا شریعت کی کوئی بات قرآن و حدیث میں نہیں یہ قادیانی مرتدین کی باطل تاویلیں ہیں۔ چونکہ قرآن وسنت کے خلاف ہیں لہٰذا مردود ہیں۔

حضور ﷺ نے اپنے کسی صاحبزادے کو نبی نہیں فرمایا۔ یہ صریح جھوٹ ہے۔ ثبوت دیں۔

اگر زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ **تعلیق المحال بالمحال** ہے۔ یعنی اللہ کے علم میں نہ انہوں نے زندہ رہنا تھا نہ نبی ہونا تھا جیسے قرآن میں ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ (الزخرف ۴۳: ۸۱)

یا رسول اللہ ! ﷺ آپ فرمائیں اگر اللہ رحمٰن کا بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرتا۔

تو کیا اس سے اللہ کے بیٹے کا جواز نکل آیا؟ نہ بیٹا ممکن نہ اس کی عبادت کرنا یونہی نہ آپکے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا زندہ رہنا ممکن' نہ نبی بننا' کیونکہ اللہ کے علم میں یہی طے تھا۔ لا نبی بعدی والی حدیث پاک کا جواب مرتد کے پاس نہ تھا اس لئے اس نے جھلا کر پوچھا اس کا کیا تک تھا؟ اس سے پوچھیں اس آیت کا کیا تک ہے کہ بیٹا ہوتا تو کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ اللہ کا بیٹا ہوسکتا ہے؟

قرآن کریم میں حضور ﷺ کو خاتم النبیین ' یعنی آخری نبی کہا گیا ہے۔ حدیث پاک میں لا نبی بعدی سے اس کی تشریح و تفسیر کر دی گئی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ایک مسلمان کے لئے یہی کافی ہے۔

اللہ نے کہیں بھی قرآن میں یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس طرح وفات دی جس طرح باقی نبیوں کو۔ پس یہ مرزائی مرتد کا جھوٹ ہے۔ وہ زندہ آسمان پر ہیں اور قیامت کے قریب تشریف لائیں گے جیسا کہ قرآن و حدیث میں وضاحت ہے۔ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔

قرآن کریم میں اسری بعبدہ فرمایا گیا ہے یعنی اللہ نے اپنے بندے کو سیر کرائی اور بندہ مکمل زندہ انسان پر بولا گیا ہے۔ صرف روح کو معراج ہوتی تو بروحہ کہہ دینا کوئی مشکل نہ تھا۔ اللہ کو عربی زبان خوب آتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام حضور ﷺ کی امت کے مجدد اور مصلح ہوں گے۔ دونوں الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ ایک کیسے ہو گئیں؟ قادیانی چونکہ اپنے مرتد کو کبھی مسیح اور کبھی مہدی کہتے ہیں جیسا کہ اس نے خود ایسے دعوے کئے ہیں اس لئے وہ دونوں کو ایک کہتے ہیں حالانکہ قادیانی مرتد ایک پاگل بیوقوف شخص تھا۔ اس نے اپنی کتاب براہین وغیرہ میں اپنے آپ کو آدم' نوح' موسیٰ' عیسیٰ' مریم اور نہ جانے کیا کیا لکھا ہے۔ کیا ان تمام پاکیزہ ہستیوں کو بھی ایک ہی کہا جائے گا؟ اگر ایمان نہیں تو کم از کم عقل کو ہی استعمال کر لیتے۔ اگر یہ تمام حضرات ایک نہیں تو مرزا ان سب کا معجون و مرکب کیسے بن گیا؟ کیا ایک ہی شخص کبھی موسیٰ' کبھی عیسیٰ' کبھی داؤد' کبھی ابراہیم' کبھی یہ کبھی وہ بن سکتا ہے؟

اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس قادیانی مرتد کے پاگل ہونے اور گمراہ ہونے میں کیا شک رہ گیا؟

اس مختصر رسالہ میں زیادہ تفصیل تو ممکن نہیں۔ آپ درج ذیل کتابیں لاہور سے منگوا لیں تو تمام مباحث آپ کے سامنے آ جائیں گے اور آپ کو بہت فائدہ ہو گا اور آپ کسی میدان میں پریشان نہ ہوں گے۔

۱۔ مقیاس النبوت مکمل از مولانا محمد عمر اچھری مرحوم (مکتبہ دارالمقیاس گنج بخش روڈ لاہور)

۲۔ قادیانی مذہب از الیاس برنی (مکتبہ ضیاء القرآن' گنج بخش روڈ لاہور)

۳۔ عقیدہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی از پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری (منہاج القرآن پبلی کیشنز' ماڈل ٹاؤن لاہور)

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین والسلام

واللہ اعلم ورسولہ

عبدالقیوم خان

قادیانی کا جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والا توبہ وتجدید نکاح کرے

سوال: قادیانی کی نماز جنازہ پڑھانے اور پڑھنے والوں کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟ کیا توبہ سے تجدید ایمان و تجدید نکاح ہو جائے گا؟ اور کیا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت فرما دیں۔ شکریہ

محمد ثاقب علی شاہ

لاہور

جواب: محترم ثاقب علی شاہ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

قرآن کی نصوص قطعیہ' سنت متواترہ متوارثہ اور صحابہ کرام کے دور سے آج تک تمام اُمت کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں۔ آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ رسول۔ اگر کوئی شخص حضور ﷺ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے خواہ کسی معنی میں ہو' وہ کافر' مرتد' خارج از اسلام ہے۔ جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔

مرزائے قادیانی نے یقیناً اپنی نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا جو اس کی کتابوں میں موجود

ہے۔ اس دعویٰ کے بعد اس نے توبہ نہیں کی لہٰذا وہ قرآن' سنت اور امت کے متفقہ فیصلے کی بناء پر کافر و مرتد ہے۔

جو لوگ مرزائے قادیانی مذکور کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد جہنمی ہے۔

علم کے باوجود جن لوگوں نے قادیانی کی نماز جنازہ پڑھی وہ احکام قرآنی' حدیث اور اجماع امت کے باغی ہیں۔ وہ فوری طور پر توبہ کریں اور از سر نو ایمان لائیں۔ چونکہ جان بوجھ کر کفر اختیار کرنے والا کافر و مرتد ہو جاتا ہے جبکہ اس کی بیوی مسلمان تھی اور مسلمان کا نکاح کافر و مرتد سے نہیں ہوتا۔ اور اس جرم کے ساتھ ہی وہ لوگ کافر و مرتد ہو گئے۔ پس ان کے مسلمان بیویوں سے نکاح فوراً ٹوٹ گئے لہٰذا وہ عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں۔

اگر یہ لوگ اپنے فعل پر نادم ہوں اور صدق دل سے توبہ کر کے تجدید ایمان کر لیں تو دوبارہ ان بیویوں کی رضا مندی سے نکاح کر سکتے ہیں ورنہ ان کی بیویاں شرعاً آزاد ہیں' جہاں چاہیں نکاح کر لیں۔ یہی حکم شرعی ہے اور یہی ملکی قانون ہے۔ قادیانی جیسا کہ ذکر ہوا کفار و مرتدین ہیں لہٰذا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں یَنْفَسِخُ النِّکَاحُ بِالرِّدَّہ مرتد ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ (فتح القدیر' ۵ : ۳۱۰)

اِذَا اِرْتَدَّ الْمُسْلِمُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ عُرِضَ عَلَیْہِ الْاِسْلَامُ فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ شُبْہَۃٌ کَشَفَتْ عَنْہُ وَ یُحْبَسُ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فَاِنْ اَسْلَمَ وَاِلَّا قُتِلَ

(ہدایہ مع فتح القدیر' ۵ : ۳۰۷)

جب مسلمان' اسلام سے نعوذ باللہ پھر جائے اس پر اسلام پیش کیا جائے اگر کوئی شبہ ہو تو اس کا ازالہ کیا جائے۔ اسے تین دن قید کیا جائے۔ اگر مسلمان ہو جائے تو بہتر ورنہ قتل کر دیا جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ

(توبہ' ۹ : ۸۴)

اے محبوب! ان میں سے کوئی مرجائے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور اس کی قبر پر کھڑے نہ ہونا بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور فسق ہی میں مر گئے۔

واللّٰہ اعلم ورسولہ

عبدالقیوم خان

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن و حدیث کی وضاحت

سوال : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں میرے اور بہت سے احباب کے ذہنوں میں کافی الجھن پائی جاتی ہے۔ میں نے اس موضوع پر تمام احادیث کا بھی بڑی باریک بینی سے مطالعہ کیا ہے، قرآن کا بھی لیکن میں نے ان دونوں چیزوں میں بڑا تضاد پایا ہے یا پھر ہماری عقل ناقص کا قصور ہے۔

قرآنی آیات و احادیث سے قطع نظر سب سے پہلے اگر ہم عقلی دلائل سے اس عقیدے کا جائزہ لیں تو کیا یہ بات سامنے نہیں آتی کہ یہ عقیدہ شیعوں اور یہودیوں سے منتقل ہو کر ہماری جماعت میں آ گیا ہے۔ تمام مذاہب میں یہ عقیدہ کسی نہ کسی شکل میں پایا جاتا ہے۔ نزول عیسیٰ اور زندہ اٹھائے جانے کے بارے میں قرآن خاموش ہے اور احادیث میں ملتا ہے لیکن تضاد ہے۔

امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد، امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی وغیرہ جیسی اہم شخصیات بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے منکر ہیں۔ میرے خیال میں عقیدہ ختم نبوت اور عقیدہ نزول مسیح ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ بات اسرائیلی روایات سے منتقل ہو کر ہمارے پاس نہیں آ گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور سولی پر چڑھانے کی سمجھ آتی ہے مگر رفع کی سمجھ نہیں آتی۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو کیا کریں گے............ الخ

میری گزارش پر تنقیدی نگاہ ڈال کر قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے حتمی خیالات سے آگاہ فرمائیں۔

ڈاکٹر ہمایوں مرزا
سیالکوٹ

محترم ڈاکٹر ہمایوں مرزا صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

آپ کے خط میں اٹھائے گئے نکات پر ہماری دیانتدارانہ رائے یہ ہے کہ آپ نے صرف ایک پہلو پر نظر فرمائی ہے جو منفی ہے اور مثبت پہلو سے صرف نظر فرمایا ہے جبکہ ناقد کے لئے دونوں پر نظر رکھنا لازم ہوتا ہے۔ میں مختصراً ہی کچھ لکھ سکوں گا۔ تفصیلاً ان موضوعات پر سب کچھ لکھا جا چکا ہے۔ آپ جیسے حساس آدمی کی نظر سے اوجھل نہ ہونا چاہئے۔ آپ نے حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنی جس الجھن کا ذکر فرمایا ہے اس کے بارے میں قرآنی آیات' احادیث یا باقی معلومات جو آپ کے ذہن اور مطالعہ میں محفوظ ہیں' اگر آپ ان کو ذکر فرما دیتے تو غور و فکر کی راہیں کھلیں اور افہام و تفہیم میں سہولت ہوتی۔ آپ کے دلائل کا وزن بھی معلوم ہوتا اور ہمیں غور کرنے کے لئے کوئی نکتہ ہاتھ آتا۔ آپ نے لکھا ہے "میں نے اس موضوع کی تمام احادیث کا بھی بڑی باریک بینی سے مطالعہ کیا ہے اور اس بارے میں قرآن کیا کہتا ہے' وہ بھی میری نظر سے گزرا ہے لیکن میں نے ان دونوں میں بڑا تضاد پایا ہے" ملخصاً۔ لیکن آپ نے پورے خط میں کوئی ایک تضاد بھی ثبوت میں پیش نہیں کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ آیات و احادیث میں ہرگز کوئی تضاد نہیں۔ تضاد آپ کے ذہن اور فہم میں ہے۔

قرآنی آیات و احادیث سے قطع نظر...... آپ مسلمان ہیں۔ قرآنی آیات و احادیث سے آپ ایک آن کے لئے بھی قطع نظر نہیں کر سکتے تاوقتیکہ اللہ و رسول ﷺ کے حکم سے آزاد ہو جائیں۔ عقلی دلائل قرآن و سنت کے بعد آتے ہیں۔ یاد رکھیں عقل چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے۔ بہت افسوس ہے کہ آپ بلا دلیل ان عقائد کو یہودیوں کی طرف سے فرما رہے ہیں۔ جناب یہود و نصاریٰ ہوں یا کوئی اور' اسلام دوسروں کی ہر بات کو رد نہیں کرتا۔ وہ تو اہل کتاب کو دعوت دیتا ہے۔

تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلاَ نُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط ...... الخ (آل عمران' ۳: ۶۴)	ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں (مشترک) ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔

دیکھا کتابی کافروں سے ایک نکتہ وحدت پر متحد ہونے کی فرمائش ہو رہی ہے۔ کیا یہود و نصاریٰ یا ہندو' پارسی کوئی بھی خدا کو ماننے کا اعلان کرے تو ہم اس کی اس بات سے انکار کریں گے؟ اگر وہ جان و مال' عزت کی حرمت کا اعلان کریں تو ہم مخالفت کریں گے؟ اگر وہ انبیائے کرا کی نبوت و رسالت اور قیامت پر ایمان لانے کا اعلان کریں تو ہم ان باتوں میں بھی ان کی مخالفت کریں گے؟ اگر کوئی یہودی بدکاری' شراب' جوا' قتل ناحق' سود' رشوت وغیرہ

کے خلاف تحریک چلائے تو ہم ان برائیوں کی حمایت کریں گے کہ یہودیت ہے؟ قرآن کریم نے واضح حکم دیا ہے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلاَ تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
(المائدہ' ۵ : ۲)

نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ و زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔

پس اسرائیلی روایات تمام کی تمام نہ قابل رد ہیں نہ قابل تسلیم' جو اسلامی احکام و روایات کے موافق ہیں ان کو تسلیم کیا جائے گا جو مخالف ہیں ان کو رد کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

حَدِّثُوا عَنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ
(ترمذی' ۲ : ۹۱)

بنی اسرائیل سے باتیں نقل کرو' کوئی حرج نہیں۔

کیا یہ عقیدہ یہود یا شیعہ سے نقل ہو کر ہمارے ہاں آ گیا ہے؟

آپکا یہ فرمانا کہ "حیات مسیح یا امام مہدی کا عقیدہ شیعہ اور یہود سے ہو کر ہماری جماعت میں آ گیا ہے" درست نہیں۔ اس پر آپ نے کوئی ثبوت دیا نہ حوالہ' جبکہ صحیح احادیث سے یہ دونوں باتیں ثابت ہیں اور حیاتِ مسیح کا مسئلہ تو خود قرآن کریم میں موجود ہے۔ آپکا یہ فرمانا بھی غلط ہے کہ "قرآن کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اٹھائے جانے اور دوبارہ نزول کے متعلق بالکل خاموش ہے۔ یہ عقیدہ ہمیں صرف اور صرف احادیث میں ملتا ہے"۔ جی نہیں۔ آپکو مغالطہ ہوا ہے۔ یہودی مسیح علیہ السلام کے دشمن تھے۔ انہوں نے آپ کو گرفتار کرنے اور قتل کرنیکا منصوبہ بنایا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ناکام کر دیا۔ قرآن میں ان کے اس قول کو رد کیا گیا ہے کہ

اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ .... بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ
(النساء' ۴ : ۱۵۷' ۱۵۸)

ہم نے مسیح ابن مریم علیہ السلام اللہ کے رسول کو قتل کیا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے نہ اس کو قتل کیا نہ آپ کو سولی دی بلکہ ان کے لئے ان کی شبیہہ کا ایک بنا دیا گیا ...... (پھر فرمایا) بلکہ اللہ نے انکو اپنی طرف اٹھا لیا۔

پھر ارشاد فرمایا:

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ

کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں جو ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔

(النساء' ۴: ۱۵۹)

رفع یعنی اٹھانے کا لفظ قرآن میں کہیں وفات اور موت کے معنی میں استعمال نہیں ہوا تو یہاں بھی موت کے معنی میں نہیں بلکہ رفع یعنی اوپر اٹھانے کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے جو اس کا حقیقی معنی ہے۔

احادیث مقدسہ

حضرت النواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علامات قیامت میں سے دجال کا ذکر فرمایا' اس کے شعبدے بیان فرمائے .... اسی اثناء میں آگے چل کر آپ نے فرمایا:

هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيِّ دِمَشْقَ بَيْنَ مهرو ذتين وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاطَا رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ ......

(الصحیح لمسلم' ۲: ۴۰۱)

دجال اسی حال میں ہوگا کہ اچانک اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم (علیہ السلام) کو بھیجے گا۔ وہ جامع دمشق کے سفید مشرقی منارے کے پاس اتریں گے۔ زرد رنگ کی دو چادروں میں ملبوس' دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے' سر جھکائیں تو پسینے کے قطرے گریں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے جھڑیں گے۔ ان کے سانس کی خوشبو جو کافر سونگھے گا' مر جائے گا۔ ان کے سانس وہاں تک پہنچیں گے جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی۔ آپ دجال کو تلاش کریں گے۔ باب لد کے پاس اسے پکڑ کر قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ اسلام ان لوگوں کے پاس تشریف لائیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے اس سے بچایا ہو گا۔ ان کے چہروں سے غبار پونچھیں گے اور جنت میں ان کے درجے انہیں بتائیں گے۔

علامات قیامت کے بارے میں طویل حدیث کا صرف متعلقہ حصہ ہم نے نقل کر دیا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

لَايَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابِ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ
(صحیح بخاری ۲: ۱۰۵۵)

مسیح دجال کا رعب مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو گا۔ اس دن مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے پہرہ دیں گے۔

آقائے دو جہاں ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح دجال مدینہ منورہ کے نواح میں آئے گا۔

توجف ثلث رجفات فیخرج الیه کل کافر و منافق (ایضاً)

مدینہ منورہ میں تین زلزلے آئیں گے جن کے نتیجہ میں ہر کافر و منافق اس کی طرف چل نکلے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثناء فرمائی پھر دجال کا ذکر فرمایا۔ میں تمہیں اس کے بارے خبردار کرتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے خبردار نہ کیا ہو لیکن میں تمہارے سامنے اس کے متعلق ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔

انه اعور وان الله لیس باعور
(ایضاً)

بے شک وہ کانا ہے جبکہ اللہ اس عیب سے پاک ہے

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

فینزل عیسی بن مریم فامهم فاذا اراه عدو الله ذابکما یذوب الملح فی الماء فلو ترکه لانذاب حتی یهلک و لکن یقتله الله بیده فیریهم دمه فی حربته
(الصحیح المسلم ۲: ۳۹۲)

عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے لوگوں کی امامت فرمائیں گے۔ جب ان کو اللہ کا دشمن (دجال) دیکھے گا تو پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک حل ہوتا ہے۔ اگر آپ اسے چھوڑ دیں تو پگھل کر ہی ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو آپ کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔ پھر اس کا خون نیزے میں لگا ہوا لوگوں کو دکھائے گا۔

اختصار کے پیش نظر یہ چند صحیح احادیث پیش کی گئیں۔ اب ایک مسلمان تو اپنے نبی ﷺ کے فرمان پر اعتماد و یقین کرتا ہے۔ رہے آپ کے امامان انقلاب' تو ان کے دلائل آپ تلاش کر کے ہمیں بھی بتائیں۔ ہمیں اپنے آقا ﷺ کے فرمان پر اطمینان ہے اور ہم اس کے خلاف کسی رائے کو ذرہ بھر وقعت نہیں دیتے بلکہ بالکل سرے سے وقعت نہیں دیتے اور اسے پائے حقارت سے ٹھکراتے ہیں۔

آپ کے تمام خدشات کا جواب ہو گیا ہے لیکن حرف بحرف ظاہر ہے کہ ہمیں بیسیوں صفحات پر کرنا پڑے' جس کے لئے ہمارے پاس وقت بھی نہیں' فرصت بھی نہیں اور کسی اصول کی پابندی نہ کرنے والے حضرات کی آراء پر وقت ضائع کرنا ضروری بھی نہیں۔ اگر ان باتوں پر کسی کے پاس قرآن وسنت سے یا کم از کم عقل سے ہی کوئی مضبوط دلیل ہے تو پیش کرے۔

ویسے بولتے چلے جانا اور نصوص کی پرواہ نہ کرنا کسی مسلمان کی روش نہیں۔ ہم نے جو لکھا باحوالہ لکھا ہے۔ ہم اپنے عقائد پر مطمئن ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت و اطمینان دیں۔ آمین

واللہ اعلم ورسولہ

عبدالقیوم خان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام وقت نزول نبی ہوں گے یا امتی

سوال : میرا ایک قادیانی سے واسطہ پڑا۔ اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے لئے دلیل دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین نہیں بلکہ نبی آتے رہیں گے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا مسلمہ عقائد میں سے ہے۔ پھر ختم نبوت کیسی۔ آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے اور وہ نبی ہوں گے یا امتی' وضاحت فرما دیں۔

زاہد الحق

کامونکی

جواب : محترم زاہد الحق صاحب ! السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ !

جی ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے تو نبی

ہونے کے باوجود اُمّتِ محمدیہ کے فردہی ہوں گے۔ ان کو قرآن کی تعلیم وہی خدا دے گا جس نے پہلے ان کو تورات و انجیل کی تعلیم دی ہے۔ قادیانی جھوٹے دجال کی طرح سکول ماسٹروں سے نہ پڑھیں گے' نہ کسی انسان کی شاگردی کریں گے۔ نبی صرف خدا کے شاگرد ہوتے ہیں کسی مخلوق کے نہیں۔ قرآن کریم میں سورۃ النساء میں ہے۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ — بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا ہے۔

(النساء ۴ : ۱۵۸)

وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا (النساء ۴ : ۱۵۹) — کوئی اہل کتاب (کتابی) ایسا نہیں جو ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔

حالانکہ آج سے دو ہزار سال پہلے تمام کتابی آنجناب پر ایمان لائے۔ کوئی ایک یہودی بھی آپ پر ایمان نہیں لایا بلکہ یہود نے آپ کی سخت مخالفت کی۔ پس یہ پیشین گوئی ابھی پوری ہونی ہے۔ رہی یہ بات کہ دنیا میں دوبارہ کب تشریف لائیں گے؟ سو یہ بات اللہ ہی جانے کب تشریف لائیں گے۔ ہاں ان کا تشریف لانا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ ہم اللہ کے فرمان پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیسے آئیں گے' جو اللہ لے گیا ہے وہی فرشتوں کے ہمراہ بادلوں کے درمیان ان کو دوبارہ لائے گا۔

محترم! آپ مرزائیوں سے ایسی باتوں میں نہ الجھیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ وہ جھوٹا' لعنتی' مرتد' جہنمی تھا' رسول اللہ ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا' نہ ہی بنایا گیا ہے۔

واللہ اعلم ورسولہ

عبدالقیوم خان